Notification No.590/2025

Notification Date:05/12/2025

Name of Scholar: Sadaf Nayaab

Name of Supervisor: Prof. Khalid Jawed

Dept. of Urdu, Faculty of Humanities and Languages, JMI, New Delhi

Topic: Maharaja Sir Kishan Parshad Shad ki Adabi Khidmaat

Finding of the study/تحقیقی دریافت

اردو ادب کی تاریخ میں بعض ایسی ہمہ جہت شخصیات موجود ہیں جن کی ادبی عظمت ان کی سیاسی اور انتظامی شناخت کے سبب پس منظر میں چلی گئی ہیں۔ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ بھی انہی شخصیات میں شامل ہیں۔ وہ ریاستِ حیدرآباد کے وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک سنجیدہ شاعر، نثر نگار، سفر نامہ نگار، مقالہ نویس اور ادب کے مخلص سرپرست بھی تھے۔ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ مہاراجہ شادؔ کو صرف ایک سیاسی شخصیت کے بجائے ایک مکمل ادبی شخصیت کے طور پر متعارف کرایا جائے۔

اس تحقیق کے دوران سب سے پہلی اور اہم دریافت یہ سامنے آئی کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ کی ادبی شخصیت نہایت متوازن، گہری اور فکری اعتبار سے مضبوط ہے۔ ان کی شاعری محض جذباتی اظہار نہیں بلکہ فکری بالیدگی، صوفیانہ رجحان اور زندگی کے گہرے تجربات کی عکاس ہے۔ ان کے اشعار میں عشقِ حقیقی، اخلاقی اقدار، انسانی ہمدردی اور روحانی سکون کے عناصر نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ یہ بات تحقیق سے واضح ہوئی کہ شادؔ کا کلام وقتی یا سطحی نوعیت کا نہیں بلکہ اردو کلاسیکی روایت سے جڑا ہوا ہے۔

اس موضوع کے انتخاب کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ جیسی قد آور شخصیت کو ادبی دنیا میں وہ مقام اور توجہ نہیں دی گئی جس کے وہ حقیقی طور پر مستحق تھے۔ بیشتر تحقیقی کام ان کی سیاسی خدمات تک محدود رہا ہے، جب کہ ان کی شاعری، نثر، سفرنامے، مقالہ نگاری اور ادبی سرپرستی پر منظم اور جامع تحقیقی کام نسبتاً کم نظر آتا ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے یہ کوشش کی گئی کہ ان کی ادبی خدمات کو ایک مکمل اور مربوط تناظر میں دیکھا جائے اور ان کے ادبی مقام کا تعین کیا جائے۔

تحقیق کا ایک اور اہم نتیجہ یہ ہے کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ اردو ادب کے محض تخلیق کار ہی نہیں بلکہ ایک فعال ادبی سرپرست بھی تھے۔ ان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے مشاعرے، ادبی محفلیں اور علمی نشستیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ وہ ادب کو محض ذاتی مشغلہ نہیں بلکہ سماجی خدمت سمجھتے تھے۔ انہوں نے شاعروں اور ادیبوں کی عملی سرپرستی کی اور حیدرآباد کو ایک مضبوط ادبی مرکز بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اس تحقیق کے دوران یہ نکتہ بھی سامنے آیا کہ مہاراجہ شادؔ کی شخصیت میں مذہبی رواداری، فکری وسعت اور انسانی مساوات کا تصور نمایاں تھا۔ ایک ہندو ہونے کے باوجود انہوں نے اردو زبان و ادب کی بے لوث خدمت کی، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اردو کسی ایک مذہب یا طبقے کی زبان نہیں بلکہ مشترکہ تہذیب کی نمائندہ ہے۔ یہی پہلو اس تحقیق کو موجودہ دور میں بھی نہایت اہم بنا دیتا ہے۔

تحقیقی مطالعے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ کی ادبی خدمات ہمہ جہت ہونے کے باوجود منظم طور پر مرتب اور یکجا نہیں کی گئیں۔ ان کے کلام اور نثری سرمایے پر مزید تحقیقی کام کی گنجائش موجود ہے۔ اس اعتبار سے یہ تحقیق ایک ابتدائی مگر اہم قدم ہے جو آئندہ محققین کے لیے راہیں ہموار کر سکتی ہے۔ تحقیق کے دوران یہ بات واضح طور پر سامنے آئی کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ محض ایک شاعر یا نثر نگار نہیں تھے بلکہ وہ ادب کے سچے خادم اور باشعور نقاد بھی تھے۔ ان کی شاعری میں کلاسیکی اردو غزل کی روایت پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ ان کے کلام میں سادگی، فکری گہرائی، صوفیانہ رنگ اور اخلاقی اقدار نمایاں ہیں۔ وہ عشقِ مجازی سے عشقِ حقیقی تک کا سفر نہایت وقار اور فکری توازن کے ساتھ طے کرتے ہیں۔

ان کی غزلوں کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ محض جذبات کے شاعر نہیں بلکہ فکر اور فلسفے کے بھی شاعر ہیں۔ حیات و کائنات، فنا و بقا، انسان اور خدا کے رشتے جیسے موضوعات ان کے کلام میں بار بار سامنے آتے ہیں۔ اس تحقیق کی ایک اہم دریافت یہ ہے کہ شادؔ کی شاعری میں اقتدار کا غرور نہیں بلکہ درویشی کا وقار نظر آتا ہے، جو انہیں اپنے عہد کے دیگر حکمران شعرا سے ممتاز کرتا ہے۔

نثری خدمات پر تحقیق کے نتائج:

مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ کی نثری خدمات اس تحقیق کا ایک اہم حصہ رہیں۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کی نثر سادہ، شستہ اور بامقصد ہے۔ ان کے سفر نامے محض سفری روداد نہیں بلکہ تہذیبی، سماجی اور فکری مشاہدات کا آئینہ ہیں۔ سیرِ پنجاب جیسے سفر نامے میں انہوں نے جس باریک بینی سے معاشرتی زندگی، تمدنی فرق اور انسانی رویّوں کا مشاہدہ کیا ہے، وہ ان کی بالغ نظری اور فکری وسعت کی دلیل ہے۔

اسی طرح ان کے مضامین اور مکاتیب (خصوصاً شاد—اقبال مراسلت) اردو نثر میں ایک قیمتی اضافہ ہیں۔ تحقیق کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ شاد کی نثر میں تاریخ، سیاست، اخلاقیات اور ادب ایک دوسرے میں اس طرح مدغم ہو جاتے ہیں کہ قاری کو فکری بالیدگی کا احساس ہوتا ہے۔

ادبی سرپرستی: ایک اہم تحقیقی دریافت۔

اس تحقیق کی ایک نہایت اہم دریافت یہ ہے کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شاد کی سب سے بڑی ادبی خدمت صرف ان کی تخلیقات نہیں بلکہ ان کی ادبی سرپرستی ہے۔ انہوں نے اپنے عہد میں شاعروں، ادیبوں اور اہلِ قلم کی جس دل کھول کر حوصلہ افزائی کی، اس کی مثال کم ملتی ہے۔ حیدر آباد دکن ان کے دور میں اردو ادب کا ایک زرخیز مرکز بن گیا تھا۔

مشاعروں کا انعقاد، ادبی محفلوں کی سرپرستی، اہلِ علم کی مالی اور اخلاقی مدد—— یہ سب ایسے پہلو ہیں جو شاد کو ایک فردِ واحد نہیں بلکہ ایک ادبی ادارہ ثابت کرتے ہیں۔ تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اگر شاد جیسی سرپرستی نہ ہوتی تو دکن میں اردو ادب اس قدر فروغ نہ پا سکتا۔

اس تحقیق کے اختتام پر یہ بات پورے یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ ایک ہمہ جہت ادبی شخصیت تھے۔ وہ شاعر بھی تھے، نثر نگار بھی، مفکر بھی اور ادب کے سچے سرپرست بھی۔ ان کی شخصیت میں اقتدار اور انکساری، علم اور عمل، روایت اور جدت کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ مہاراجہ سر کشن پرشاد شادؔ کو اردو ادب کی تاریخ میں محض ایک ضمنی کردار کے طور پر نہیں بلکہ ایک اہم، باوقار اور مؤثر ادبی شخصیت کے طور پر تسلیم کیا جانا چاہیے۔ ان کی ادبی خدمات نہ صرف اپنے عہد کے لیے اہم تھیں بلکہ آج کے قاری اور محقق کے لیے بھی فکری رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔